Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲ ذوالحج ۱۳۹۷ھ ۱۴ نبوت ۱۳۵۶ ہش ۱۴ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۵۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِستغفار وہ روحانی مگدر ہے جس کے ساتھ رُوح کو ایک قوّت ملتی ہے

اِنسان اپنی ذات میں کوئی کمال نہیں رکھتا اِس لئے ہر آن خُدا سے طاقت طلب کرنے کا محتاج ہے

"انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اِس لئے ضرورت ہے کہ انسانی فطرت اپنی ذات میں کوئی کمال نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی قوت نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی کامل روشنی نہیں رکھتی بلکہ خدا سے روشنی اُترتی ہے۔ اس میں اصل راز یہ ہے کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے تا وہ طاقتِ بالا کو اپنی طرف کھینچ لے مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے اسی خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہیں اور ایسا ہی انسانِ کامل بھی اس سرچشمۂ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعے سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے لہٰذا انسانوں میں سے وہی معصوم کامل ہے جو استغفار سے الٰہی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کشش کے لئے تضرّع اور خشوع کا ہر دم سلسلہ جاری رکھتا ہے تا اس پر روشنی اُترتی رہے...

پس استغفار کیا چیز ہے؟ یہ اس آلہ کی مانند ہے جس کی راہ سے طاقت اُترتی ہے۔ تمام راز توحید کا اسی اصول سے وابستہ ہے کہ صفت عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائداد قرار نہ دیا جائے بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جائے۔ ذاتِ باری تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دل سے مشابہت ہے جس میں مصفّٰی خون کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اور انسانِ کامل کا استغفار ان شرائین اور عروق کی مانند ہے جو دل کے ساتھ پیوستہ ہیں اور خونِ صافی اس میں سے کھینچتی ہیں اور تمام اعضاء پر تقسیم کرتی ہیں جو خون کی محتاج ہیں۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اوّل صفحہ ۱۹۲)

"صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے ..... جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے اس کے ساتھ رُوح کو ایک قوّت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے جسے قوّت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۷)

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چند روز کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔

حضور کی طبیعت فلو کے اثر کی وجہ سے قدرے ناساز تھی۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

میرے ڈرائیور خورشید علی خان جو ہمارے عزیز بھی ہیں کل سڑک پر گر جانے کی وجہ سے ان کو سخت چوٹ آئی ہے۔ کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے لاہور ان کو صبح ہی ایمبولینس میں بھجوایا گیا ہے۔ تمام بھائی بہنیں ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ ان کی بیماری کی وجہ سے دلی صدمہ کے علاوہ مجھے تکلیف بھی بہت ہے۔ میرا سب کام انہوں نے سنبھال رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ جلد شفاء عاجلہ عطا فرمائے اور وہ واپس خیریت سے آجائیں۔

امۃ الحفیظ بیگم

دارالصدر۔ ربوہ ۱۳/۱۱/۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یوں تو حسبِ معمول حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات ہر جمعرات کو ہوتی ہے مگر

(۱) ۲۴ نبوت/نومبر کو بروز جمعرات عید کی مصروفیات کی وجہ سے ملاقات نہیں ہوگی۔

(۲) یکم فتح/دسمبر کو بروز جمعرات انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔ (۳) اس کے بعد جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ نبوت ۱۳۵۶ ہش
۱۴ نومبر ۱۹۷۷ء

خدائی جماعتوں کا ایک بنیادی وصف

خدا تعالیٰ کے مامور اُس وقت دُنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں جب لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق منقطع کر کے دنیا کی طرف جُھک جاتے ہیں۔ دنیا کمانے اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے میں وہ اس قدر منہمک ہوتے ہیں کہ اُنہیں بھولے سے بھی خدا یاد نہیں آتا۔ انہیں ایک ہی دُھن ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کریں اور اس فانی زندگی کا جی بھر کر لطف اُٹھائیں۔ اس دوڑ دھوپ میں وہ گناہوں میں ملوّث ہوتے چلے جاتے ہیں، ان کی نگاہ میں حلال حرام کی تمیز باقی نہیں رہتی حتیٰ کہ اباحت ان کا طُرّۂ امتیاز بن کر رہ جاتی ہے۔

جب دنیا والے اخلاق سے عاری ہو کر اس حالت کو پہنچ جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنے ایک بندہ کو مبعوث کر کے اسے اصلاحِ خلق کے اہم اور عظیم الشان کام پر مامور کرتا ہے۔ وہ سعید الفطرت انسانوں کو اپنے گرد جمع کر کے ان کے دلوں میں از سرِ نو ایمان کا بیج بوتا اور اس کی نہایت محنت اور جانفشانی سے آبیاری کرتا ہے۔ جوں جوں یہ بیج روئیدگی نکال کر پھلتا پھولتا ہے وہ دنیا سے متنفر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد بنتے اور اس کے رنگ میں رنگین ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی متقی و پاکباز اور قدسی صفات لوگ آگے چل کر ایک دنیا کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ بنتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا اور انتہائی عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپؐ نے ایک انتہائی گری ہوئی قوم کو قعرِ مذلت سے نکال کر اسے اخلاق کی انتہائی بلندیوں پر فائز کر دکھایا۔ یہ محیر العقول کارنامہ اس لئے منصّۂ شہود پہ آیا کہ آپؐ نے خدائی حکم کے ماتحت اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے انہیں دنیا سے متنفر کر کے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر لا ڈالا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا کی زینتوں اور ان کی طرف لوگوں کے شدید میلان کا ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپؐ لوگوں کو بتائیں کہ یہ دُنیا اور اس کی زینتیں سراسر بے حقیقت اور عذاب کا پیش خیمہ ہیں اس لئے وہ اس سے دل نہ لگائیں بلکہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کر کے اور تقویٰ و طہارت کے اوصاف سے متصف ہو کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے دائمی انعاموں اور دائمی راحتوں کا وارث بنائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کا بہت تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

(آل عمران آیات ۱۶ تا ۱۸)

ترجمہ:- (اے رسول!) تُو (دنیا اور اس کی زینتوں پر جان دینے والوں سے) کہہ کہ میں تمہیں اس (فانی دنیا اور اس کی عارضی زینتوں) سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ (سو جان رکھو اور خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ) جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے ان کے لئے ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں بسیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضا (مقدر) ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اس لئے تُو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبردار اور (خدا کے لئے اپنے اموال) خرچ کرنے والے اور راتوں کے آخری حصوں میں استغفار کرنے والے ہیں۔

یہ اور اس قسم کی بار بار کی جانے والی نصائح ہی تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ کے زیر اثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کر دکھایا۔ زینت الحیٰوۃ الدنیا کو ہی سب کچھ سمجھنے اور ان پر جان دینے والے ان زینتوں سے ایسے متنفر ہوئے کہ وہ صحیح معنوں میں مصائب و شدائد پر صبر کرنے والے، صداقت کی خاطر جان دینے والے، اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرنے والے، اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنے والے اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر استغفار کرنے والے یعنی سچے متقی اور پرہیز گار بن گئے اور پھر ایک دنیا کو راہِ راست پر لا کر دنیا میں حق و صداقت کا بول بالا کرنے کا وسیلہ ثابت ہوئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں۔ اسی لئے آپ نے مذکورہ بالا اوصاف سے متصف جماعت قائم کر کے انہیں بار بار نصیحت فرمائی کہ وہ دنیا کی زینتوں سے دل نہ لگائیں بلکہ کلّیۃً خدا کے ہو کر دنیا میں زندگی بسر کریں اور اس طرح دنیا کو راہِ راست کی طرف لانے کا وسیلہ بنیں۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام نے ۲۶ر اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اپنے احباب سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"یاد رکھو کہ یہ جماعت اِس بات کے واسطے نہیں کہ دولت اور دنیاداری ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے۔ ایسے شخص سے تو خدا بیزار ہے۔ چاہیئے کہ صحابہؓ کی زندگی کو دیکھو۔ وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے، ہر وقت مرنے کے لئے تیار تھے۔ بیعت کے معنے ہیں اپنی جان کو بیچ دینا۔ جب انسان زندگی وقف کر چکا تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں لاتا ہے؟ ایسا شخص تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے۔ وہ کل بھی گیا اور آج بھی گیا۔ یہاں تو صرف ایسا شخص رہ سکتا ہے جو ایمان کو درست کرنا چاہے۔ انسان کو چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔ وہ تو ایسے تھے کہ بعض مر چکے تھے اور بعض مرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس کے سوا بات نہیں بن سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ کنارے پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں تاکہ ابتلاء دیکھ کر بھاگ جائیں وہ فائدہ نہیں حاصل کر سکتے ... کیا لوگ چاہتے ہیں کہ امتحان میں سے گزرنے کے سوا ہی خدا خوش ہو جاتے۔ خدا تعالیٰ رحیم کریم ہے مگر سچا مومن وہ ہے جو دنیا کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دے۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔"

(بدر ۷ر نومبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۵)

الغرض خدائی جماعتوں کی ایک بنیادی صفت یہ ہوتی ہے کہ اس کے افراد دنیا سے دل نہیں لگاتے بلکہ وہ ہمہ تن خدا ہی کے ہو کر دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

قطعہ

مکرم و محترم جناب دوست محمدؐ صاحب شاہد کی تقریر بموقعہ اجتماع انصار اللہ سے متاثر ہو کر

الٰہ العالمیں نے رحمۃ للعالمین بھیجا
شفاعت کے لئے حق نے شفیع المذنبیں بھیجا
نبوّت رفعتِ لا انتہا پر جب ہوئی فائز
محمدؐ کو بنا کر حق نے ختم المرسلیں بھیجا

(ارشاد احمد شکیب ایم۔اے جھنگ آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حجّ بیت اللہ اور اُس کے فوائد

فرمودات حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج کی آیات ۲۸ تا ۳۰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:۔

"ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کا ذکر فرمایا ہے جو ایک اہم اسلامی عبادت ہے اور جس کے مطابق ہر سال لاکھوں آدمی جن میں سے کوئی کسی قوم کا ہوتا ہے اور کوئی کسی ملک کا ایک دوسرے کے رسم و رواج، ایک دوسرے کی زبان، اور ایک دوسرے کی عادات وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور اپنے عمل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متحد کر دیا ہے کہ باوجود اختلافِ زبان، اختلافِ عقائد، اختلافِ رنگ و نسل، اختلافِ خیالات اور اختلافِ آب و ہوا کے ہم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر ایک جگہ پر جمع ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں نے اپنے عمل سے ظاہری حج کے علاوہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور جب تک مسلمانوں میں یہ روح قائم رہے گی کسی دشمن کی یہ طاقت نہیں ہوگی کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے۔ یا مسلمانوں کی یکجہتی کو توڑ سکے۔ کیونکہ جب تک خانہ کعبہ رہے گا مسلمانوں کی یکجہتی بھی قائم رہے گی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے نہ صرف یہ نظارہ ہوتا ہے کہ دنیا کے کن کن کونوں میں خدا تعالیٰ نے اسلام کو پھیلا دیا بلکہ وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایک بے آب و گیاہ جنگل سے بلند ہونے والی وہ آواز جس کو غیر تو الگ رہے اپنے بھی نہیں سنتے تھے اور آواز دینے والے کو ہر قسم کے مظالم کا تختۂ مشق بناتے تھے آج دنیا کے کونوں کونوں تک پہنچ کر لاکھوں انسانوں کے اجتماع کا باعث بن رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھتے اور اپنے ایمانوں میں ایک تازگی اور لطافت محسوس کرتے ہیں کہ کہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے ایک ایسی آواز بلند کی جو گونجی اور گونجتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہ دور دراز ملکوں میں پہنچی اور لاکھوں لوگوں کو یہاں کھینچ لائی اور وہ مکہ جہاں رہنے والوں کی اذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور جنہیں اس سرزمین میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی اجازت تک نہیں تھی آج اُسی مکہ مکرمہ میں ہر ایک کی زبان پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ جاری ہے اور وہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ کہتے جا رہے ہیں۔ گویا اس وقت خدا تعالیٰ ان کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اس سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں ہم اقرار کرتے ہیں کہ تیرا کوئی شریک نہیں۔ صرف تو ہی اس امر کا مستحق ہے کہ بندوں کو آواز دے۔ اور اے خدا تیرے بلانے پر ہم تیرے حضور حاضر ہیں۔ پس مکہ مکرمہ وہ مقام ہے جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان صرف اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں اور دنیا کے سامنے اس بات کی شہادت پیش کریں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے اور آپ کے خادم آج بھی آپ کی آواز کو بلند کرنے کے لئے دنیا میں موجود ہیں۔ گویا حج دنیا کو یہ پیغام پہنچاتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دوڑ رہا ہے۔ اب بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والے لوگ اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہیں اور انہوں نے اپنے اس تعلق کا اعلان کیا ہے جو انہیں اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ انہوں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ چاہے کمزوری سہی لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ اور اب بھی مسلمانوں کی قومی زندگی کی رگ پھڑک رہی ہے ....

اسلام نے جس طرح نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کو ضروری قرار دیا ہے اسی طرح اس نے حج کو بھی ایک ضروری فریضہ قرار دیا ہے بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا اور صاحب استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دے دیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں جائیں اور اس طرح اپنے وطن اور عزیز و اقرباء کی قربانی کا سبق سیکھیں۔ کیونکہ اسلام جسم اور روح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے جس طرح دنیا میں ہر ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے اور اس جسم میں روح ہوتی ہے اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ اس کی صفات کو وہ اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے۔ ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑا ہونے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دے دیا۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور انہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے تو ایک تحفہ سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کر کے خدا کا ہو جائے۔ چنانچہ اسی لئے خواب میں اگر کوئی شخص اپنے متعلق یہ دیکھے کہ اس نے حج کیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے جیسے وہ فرماتا ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ کہ میں نے بنی نوع انسان کو صرف اپنا مقرب بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس حج اس بات کی علامت ہے کہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا وہ اس نے پوری کر لی۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ حج کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کی رویت اور اس کا دیدار۔ مگر اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری جسم بھی رکھ دیا تاکہ جسم کے ذریعہ روح کی بھی حفاظت ہوتی رہے۔ پھر حج اس سچے اخلاص کو بھی تازہ کرتا ہے جس کا نمونہ آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دکھایا۔ اور جس کے نتائج آج تک دنیا کو نظر آ رہے ہیں۔ اُور کی سرزمین میں آج سے چار ہزار سال پہلے ایک مشرک کے گھرانہ میں ایک بچہ پیدا ہوا (دیکھو پیدائش باب ۱۱ آیت ۲۷) اس نے ایسے لوگوں میں تربیت پائی جن کا رات دن مشغلہ خدا کا شریک بنانا اور بتوں کی پرستش کرنا تھا مگر وہ بچہ ایک نورانی دل لے کر پیدا ہوا تھا۔ اور وہ بچپن ہی سے بتوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا جب دنیا کی بڑھتی ہوئی گمراہی اور اس کے طوفانِ ضلالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے چاہا کہ بنی نوع انسان میں سے کسی کو اپنا بنائے تو اس کی جوہر شناس نگاہ نے کسدیوں کی بستی میں سے ابراہیم کو چنا (پیدائش باب ۱۱ آیت ۳۱) اور اسے اپنے فضل سے ممسوح کیا۔ اور اسے کہا کہ اے ابراہیم جا اور اپنے بیٹے کو قربان کر تاکہ لوگوں سے الگ میری خاص حفاظت اور نگرانی میں ایک پنیری لگائی جائے۔ نیکی اور تقویٰ کی پنیری، ایک چشمہ پھوڑا جائے۔ پاکیزگی اور طہارت کا چشمہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ بہت اچھا۔ میں تیار ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس بیٹے کو جو بڑھاپے میں نصیب ہوا تھا۔ اس وادیٔ غیر ذی زرع میں لا کر چھوڑ دیا۔ جس کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ اس میں کھانے اور پینے کا کوئی سامان نہیں تھا۔ ایسی پُر خطر اور بھیانک وادی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف اس لئے اپنے بیٹے اور اس کی والدہ کو چھوڑا تاکہ خدا کا ذکر بلند ہو اور اس کی کھوئی ہوئی عظمت دنیا میں پھر قائم ہو۔ ایک طرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور اس ماں اور بچے کو دیتے ہیں دوسری طرف ان کے متعلق یہ الٰہی فیصلہ تھا کہ اب انہوں نے اس جنگل بیابان میں ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی بسر کرنی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور کتنے دن کام دے سکتی ہے۔ پھر سوائے ریت کے ذروں اور آفتاب کی تپش کے اور کوئی چیز میری بیوی اور بچے کے لئے یہاں نہیں ہوگی۔ یہ سوچتے ہی ان پر رقت طاری ہو گئی اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے حضرت ہاجرہ ان کی آنکھوں کی نمی اور ہونٹوں کی تھرتھراہٹ سے سمجھ گئیں کہ بات کچھ زیادہ ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے پیچھے چلیں اور کہنے لگیں ابراہیم! تم ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہو یہاں تو پینے کے لئے پانی تک نہیں اور کھانے کے لئے کوئی غذا نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے جواب دینا چاہا مگر رقت کی وجہ سے آواز نہ نکل
نکل سکی تب حضرت ہاجرہؓ نے کہا کہ کیا آپ
خدا کے حکم سے ایسا کر رہے ہیں یا اپنی مرضی
سے؟ اس پر انہوں نے آسمان کی طرف اپنے
دونوں ہاتھ اٹھا دیئے جس کا مطلب یہ تھا
کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت ایسا کر رہا ہوں۔
اس جواب کو سُن کر یقین اور ایمان سے پُر
ہاجرہؓ جو ابھی جوانی کی عمر میں تھی اور جس کا
ایک ہی بیٹا تھا جو اس وقت موت کی نذر
ہو رہا تھا۔ فوراً رک گئی اور کہنے لگی۔ اگر
یہ بات ہے تو پھر خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں
کرے گا۔ آخر پانی ختم ہوا، غذا ختم ہوئی۔
اور ہاجرہ جو اس لئے کہ اس علاقہ میں کوئی چیز
نظر نہ آتی تھی۔ حضرت ہاجرہؓ اپنے بچے کی
تکلیف کو نہ دیکھ کر جو پیاس سے تڑپ رہا
تھا ایک ٹیلے پر چڑھ گئیں کہ شاید کوئی آدمی
نظر آئے اور اس سے پانی مانگ لیں یا شاید
کوئی آبادی دکھائی دے۔ انہوں نے جس حد
تک انسانی نظر کام کر سکتی تھی۔ دیکھا۔ مگر
انہیں کہیں پانی کا نشان نظر نہ آیا۔ تب وہ
اسی گھبراہٹ میں اتریں اور دوڑتی ہوئی
دوسرے ٹیلے پر چڑھ گئیں۔ وہاں سے بھی
دیکھا مگر پانی کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔ اسی
کرب و اضطراب کی حالت میں حضرت
ہاجرہؓ سات دفعہ دوڑیں اور آخر ان کا
دل بیٹھنے لگا کہ اب کیا ہوگا۔ اس پر معاً خدا
تعالیٰ کا الہام نازل ہوا کہ اے ہاجرہؓ! خدا
نے تیرے بچے کے لئے سامان پیدا کر دیا ہے
جا اور اپنے بچے کو دیکھ۔ حضرت ہاجرہؓ
واپس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں بچہ
پیاس سے تڑپ رہا تھا وہاں پانی کا ایک
چشمہ ابل رہا ہے۔ یہی وہ چشمہ ہے جس
کو چاہِ زمزم کہتے ہیں۔ زمزم دراصل حقیقت
اس کیفیت کو کہتے ہیں۔ جو خوشی میں گایا
جاتا ہے معلوم ہوتا ہے حضرت ہاجرہؓ نے
اس چشمہ کا نام خود زمزم رکھا تھا کیونکہ
اس چشمہ کے ذریعہ سے اپنے بچہ کی نجات کی
خوشی میں ان کے لئے شکریہ میں گانے کا موقعہ
پیدا ہوا تھا۔ پانی کا تو اللہ تعالیٰ نے اس
طرح انتظام کر دیا۔ اب غذا کی فکر تھی۔ اتفاقاً
ایک قافلہ راستہ بھول گیا اور وہ اسی جگہ
آپہنچا۔ جہاں حضرت ہاجرہؓ بیٹھی تھیں۔
قافلہ والوں کو پانی کی سخت ضرورت تھی۔
انہوں نے جب وہاں چشمہ دیکھا تو حضرت
ہاجرہؓ سے کہا کہ ہم آپ کی رعایا بن کر یہاں
بس گے۔ آپ ہمیں اس جگہ بسنے کی اجازت
دے دیں۔ حضرت ہاجرہؓ نے انہیں اجازت
دے دی۔ اور وہ وہاں حضرت ہاجرہؓ اور
اسمٰعیلؑ کی رعایا بن کر بسنے لگے اور پیشتر اس
کے کہ اسمٰعیلؑ جوان ہوتا۔ خدا نے اسے بادشاہ
بنا دیا (بخاری کتاب بدء الخلق)

آج تک حج کے ایام میں حضرت ہاجرہؓ
کے اس واقعہ کی یادگار کے طور پر ہی صفا اور
مروہ پر حاجی کو سات دفعہ دوڑنا پڑتا ہے
یہ دوڑنا حضرت ہاجرہؓ کے نقش قدم پر چلنے
کا ایک اقرار ہوتا ہے۔ یہ دوڑنا اس بات
کا اعلان ہوتا ہے کہ اگر ہمیں بھی خدا کے
لئے کسی وقت اپنے عزیزوں کو چھوڑنا پڑا
تو ہم انہیں چھوڑنے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے
پس حج ایک اہم عبادت ہے جو اسلام
نے مقرر کی ہے۔ جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں
جاتا ہے اور مناسکِ حج کو پوری طرح بجا
لاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ
آجاتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے لئے قربانی
کرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جاتے ہیں۔
پھر حج سے مسلمانوں کے اندر مرکزیت
کی روح بھی پیدا ہوتی ہے اور انہیں اپنی
اور باقی دنیا کی ضرورتوں کے متعلق غور و فکر
کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اسی طرح ایک
دوسرے کی خوبیوں کو دیکھنے اور ان کو اخذ کرنے
کا انہیں موقع ملتا ہے اور باہمی اخوت اور
محبت میں ترقی ہوتی ہے۔ غرض حج ارکان
اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی طرف
اسلام نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ وہ لوگ
جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی
ہو اور جن کی صحت سفر کے بوجھ کو برداشت
کر سکتی ہو۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اس حکم پر
عمل کریں اور حج بیت اللہ کی برکات سے
مستفیض ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل
کے امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہی
ہے کیونکہ باوجود مال و دولت کے وہ بھی
حج کے لئے نہیں جاتے اور جو لوگ حج پر
جاتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں
جن پر حج واجب نہیں ہوتا۔ میں جب حج
کے لئے گیا تو ایک حاجی میرے پاس آیا۔
اور اس نے مجھ سے کچھ مانگا۔ حضرت نانا جان
صاحبؓ مرحوم میرے ساتھ تھے انہوں نے
اسے کہا کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں تھا تو تم
حج کے لئے آئے کیوں؟ وہ کہنے لگا میرے
پاس بہت روپے تھے مگر سب خرچ ہو گئے
حضرت نانا جان مرحوم نے پوچھا کتنے روپے
تھے۔ وہ کہنے لگا جب میں بمبئی پہنچا تھا تو
میرے پاس پینتیس روپے تھے اور میں نے
ضروری سمجھا کہ حج کر آؤں۔ تو وہ پینتیس
روپوں کو ہی بہت سمجھتا تھا مگر مسلمانوں
میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ۳۵ ہزار بلکہ ۳۵
۳۵ لاکھ روپے رکھتے ہیں اور پھر بھی وہ حج
کے لئے نہیں جاتے لیکن غرباء میں بہت
حاجی نظر آتے ہیں۔ ایک شخص ساری عمر تھوڑا
تھوڑا روپیہ جمع کرتا رہتا ہے اور جب چند سو
روپیہ اس کے پاس اکٹھا ہو جاتا ہے تو وہ تمام
عمر کا اندوختہ لے کر حج کے لئے چل پڑتا ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے

چار بزرگ اساتذہ کی رحلت

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب فاضل استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

محترم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی مرحوم

محترم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب
قدسی مرحوم بھی خاکسار کے واجب التعظیم
اساتذہ میں سے تھے۔ آپ حضرت صاحبزادہ
عبداللطیف صاحب شہید کابلؓ کے سب
سے بڑے فرزند تھے آپ نہایت ہی پارسا،
نیک فطرت، نیک خو اور نیک دل انسان
تھے نہایت سادہ اور مرنجان مرنج طبیعت
کے مالک تھے۔ آپ بڑے خاموش طبع اور
عزلت پسند تھے تکبر کا ایک شائبہ تک آپ
میں نہ پایا جاتا تھا۔ آپ کا لباس تکلف سے
بالکل عاری تھا البتہ النظافة من
الایمان کے مطابق صاف ستھرا ہوا کرتا
تھا آپ کی طبیعت میں شرم و حیا کا مادہ بہت
تھا۔ آپ عربی اور فارسی کے جید عالم تھے
اور فارسی میں کبھی کبھار نظمیں بھی کہا کرتے
تھے ہم مدرسہ احمدیہ قادیان میں آپ سے
سبع معلقات پڑھا کرتے تھے۔ ان قصائد
میں جہاں الفاظ و معانی کا ایک وسیع سمندر
ٹھاٹھیں مار رہا ہے وہاں ان میں اخلاقی
اعتبار سے بعض گرے ہوئے مجازات و
کنایات بھی کثرت سے ہیں۔ طالب علمی کا
زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ اس میں بعض طلبہ
اپنے البیلے پن کا مظاہرہ کرنے سے نہیں
رک سکتے۔ چنانچہ کبھی کبھار کوئی آزاد طبع
طالب علم دوران تدریس کھڑا ہو جاتا اور
تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے کوئی ایسا
سوال کر دیتا۔ تو ان کی تشریح آپ کی
باحیا طبع پر کافی گراں معلوم ہوتی اور ایک
دفعہ جب ہم ماہ رمضان میں بھی سبع معلقات
آپ سے پڑھ رہے تھے اور مندرجہ بالا قسم
کے ثقیل الفاظ بار بار آتے تھے تو مجھے
آپ کی باحیا طبع، رمضان کا مقدس
مہینہ اور ان الفاظ پر اردو زبان کی مشہور
ضرب المثل یاد آرہی تھی کہ "ایک کریلا اور
دوسرے نیم چڑھا" بہرحال آپ طبیعت
کے ایک گونہ حجاب کے باوجود اپنے فرض
تدریس کو عمدگی سے نبھاتے رہے اور ہم
نے آپ سے کما حقہٗ استفادہ کیا۔ جب
ہم مدرسہ احمدیہ پاس کر کے جامعہ احمدیہ میں
آئے تو حضرت صاحبزادہ صاحب کا بھی جامعہ
احمدیہ میں تبادلہ ہو چکا تھا اور وہاں ہم نے
آپ سے معقول پڑھی۔ جسے آپ نے نہایت
قابلیت سے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ
کروٹ جنت نصیب کرے۔ پٹھانوں میں آپ
جیسی ہستی کا ملنا احمدیت کا ایک زندہ جاوید
معجزہ ہے۔ آپ اس باپ کے فرزند اکبر تھے
جن کے متعلق حضرت امام الزمان نے یہ سنہری
سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ:-

"اے عبداللطیف! تیرے پر
ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری
زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ
دکھایا۔"

نیز فرمایا کہ:-

"ایسے لوگ اکسیر کے حکم میں ہیں
جو صدق دل سے ایمان اور حق
کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور
زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں
کرتے۔" (بحوالہ تذکرۃ الشہادتین ص ۶۰)

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم چند سال
قبل جامعہ احمدیہ ربوہ سے ریٹائر ہو کر مستقل طور
پر محلہ دارالصدر ربوہ میں مقیم تھے اور میں آپ
کو عموماً خلافت لائبریری میں ملا کرتا تھا چونکہ
آپ علمی مزاج کے آدمی تھے اس لئے ریٹائرمنٹ
کے بعد آپ اپنے ذوق علم کی تسکین کے لئے
وہاں ہی جا سکتے تھے۔ جیسا کہ اوپر درج ہو چکا
ہے آپ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے
تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو لمبی عمر عطا کی
اور آپ اپنے سب بھائیوں کے بعد فوت ہوئے
آپ ۸ اکتوبر کو وفات پا کر مقبرہ بہشتی
ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کا جنازہ حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھایا اور
جامعہ احمدیہ کے سب طلبہ و اساتذہ نے آپ
کے جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ
سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ کو اپنی
مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کو
جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے
وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور
دیں تاکہ جواب دینے اور ضروری
کارروائی میں تاخیر نہ ہو۔
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۳۱۱

میں حکمت اللہ ولد سراج دین صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد -/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ و خوراک اخراجات ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد حکمت اللہ ۲۹/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ نصیر احمد ابن چوہدری غلام احمد صاحب ۲۹/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ مرزا عبد السمیع وصیت ۱۱۴۱۵ بیت الکریم۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۱۲

میں محمد نواز مومن ولد محمد حسین صاحب قوم بھٹی المعروف بھجانی پیشہ معلم عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۸۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد محمد نواز دارالعلوم شرقی نزد پرانا بھٹہ ربوہ۔

گواہ شد منظور احمد سعید۔ کارکن وقف جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ حافظ مبارک علی بی اے ولد چوہدری احمد علی صاحب امجد چنیوٹ

مسل نمبر ۲۳۳۱۳

میں ملیحہ مسلم زوجہ مسعود احمد صاحب مرزا قوم ارائیں پیشہ تدریس عمر ½۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۱۰،۰۰۰ روپے

زیور طلائی ۱۰ تولہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ملیحہ مسلم C/2/11 سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

گواہ شد۔ محمد دین انور سیکرٹری تحریک جدید سرگودھا۔

گواہ شد۔ حافظ مسعود احمد سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۳۳۱۴

میں آمنہ بیگم زوجہ ظفر اقبال صاحب۔ قوم ساہی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۳۰۰۰ روپے

زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی -/۱۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آمنہ بیگم مصباح منزل۔ محلہ گڑھا چنیوٹ۔

گواہ شد ظفر اقبال خاوند موصیہ۔

گواہ شد سردار عبد القادر سیکرٹری اصلاح و ارشاد چنیوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۳۱۵

میں منور احمد خورشید ولد بشارت احمد صاحب قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن فتح پور ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منور احمد خورشید مربی سلسلہ احمدیہ کھاریاں۔

گواہ شد۔ بشیر الدین محمود وصیت ۲۱۲۴۲۔

گواہ شد۔ شریف احمد ولد چوہدری محمد خان صاحب محلہ احمدیہ کھاریاں۔

حج بیت اللہ اور اس کے فوائد — بقیہ صفحہ ۴

حالانکہ اسی روپیہ پر اس کے بیوی بچوں کی آئندہ زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ وہ اگر اس روپے سے اچھے بیل خرید لے یا اگر کچھ ایکڑ زمین لے لے تو اس کے بیوی بچوں کے لئے سہولت پیدا ہو سکتی ہے لیکن وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور روپیہ اٹھاتا اور حج کے لئے چل پڑتا ہے۔ تو امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہے کیونکہ وہ حج میں سب سے زیادہ کوتاہی کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ملازم ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ پنشن لے کر حج کو جائیں گے لیکن یہ خیال نہیں کرتے کہ پنشن پانے کے بعد زندگی بھی پائیں گے یا نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ پنشن لینے کے بعد ایسے بیمار پڑتے ہیں کہ اس قابل ہی نہیں رہتے کہ حج کو جاسکیں۔ پنشن تو گورنمنٹ دیتی ہی اس وقت ہے جب اچھی طرح نچوڑ لیتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اب یہ ہمارے کام کا نہیں رہا۔ پھر بعض لوگ کاروبار کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اگلے سال جائیں گے۔ پھر اس سے اگلے سال کا ارادہ کر لیتے ہیں حالانکہ دنیا کے کام تو ختم ہوتے ہی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہو تو جلدی ہی حج کر لینا چاہیئے۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۲۴۳ تا ۲۴۴)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم سید عبد السلام صاحب سابق معلم وقف جدید پر مجیل سر درد اور چہرے کی درد کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کے ناک میں زخم ہو جانے کی وجہ سے بے انتہا خون ضائع ہو گیا ہے۔

(سید عبد الکریم طاہر کھاریاں کینٹ)

۲۔ میرے عزیز دولت کراچی میں دل کے عارضہ میں مبتلا ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(ملک عزیز احمد محلہ دار النصر غربی ربوہ)

۳۔ میرے نانا جان سخت بیمار ہیں نیز میرے والدین ان دنوں پریشان ہیں۔ نانی جان بھی آجکل کچھ پریشان ہوں اور الجھنوں میں مبتلا ہیں۔ (بشریٰ شریف۔ سماعیلہ گجرات)

۴۔ خاکسار کافی لمبے عرصہ سے بلڈ پریشر، دمہ اور کئی دیگر عوارض میں مبتلا ہے۔ آج کل سخت گھبراہٹ اور بے چینی ہے۔

(ملک فضل احمد سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ دار الصدر غربی ربوہ)

۵۔ میرے والد محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب بعارضہ ملیریا نو دس ماہ سے بیمار ہیں۔

(سید عبد السلام دار الرحمت غربی ربوہ)

۶۔ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب اور محترم محمد شریف صاحب جاوید کی بحالی کا کیس زیر غور ہے۔

(رانا مبارک احمد۔ بہاولپور)

احباب جماعت سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۷ء کی مختصر روداد

(مرتبہ:۔ امۃ النصیر ارشد ۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ۱۷ واں سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ کی کارروائی سے ۴ ؍نومبر بروز جمعہ صبح ۸ بجے ذکرِ الٰہی سے معمور فضا میں زیرِ صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ہوا۔

الحمد للہ کہ تین سال کے بعد یہ للّٰہی روحانی اجتماع منعقد کرنے کی ہمیں سعادت ملی ہمارا یہ سالانہ اجتماع لجنہ ہال سے ملحق وسیع میدان میں ہوا۔

اس سال ۱۳۰ لجنات سے ۱۰۱۳ خواتین و ناصرات نے اجتماع میں شرکت کی جبکہ ۱۹۷۳ء کے سالانہ اجتماع میں بیرونِ ربوہ سے شرکت کرنے والی لجنات کی تعداد ۱۴۹ اور ممبرات ۱۰۳۳ تھیں۔ ۳۶ لجنات سے ۲۸۲ ناصرات نے مختلف مقابلہ جات میں شرکت کی بیرونِ پاکستان سے لجنہ اماء اللہ ناروے کی جنرل سیکرٹری صاحبہ بھی شامل ہوئیں اور ماریشس کی ایک خاتون بطور زائرہ شامل ہوئیں۔

۴ ؍نومبر بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اوّل:۔

ہمارے اجتماع کے پہلے دن کا پہلا اجلاس ناصرات الاحمدیہ کے لئے مخصوص تھا کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو فوزیہ انجم صاحبہ نے کی۔ نظم خالدہ اشرف صاحبہ نے پڑھی جس کے بعد ناصرات الاحمدیہ نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دوہرایا۔ بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

اجتماع میں آپ کی شمولیت کا مقصد باہمی محبت کو فروغ دینا۔ دین کی خدمت کرنا اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ خلوص و محبت کا پیکر ہوں اور غلبۂ اسلام کی مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مالی قربانی کرنے والی ہوں۔ ہر ایک کی سچی ہمدرد و غمخوار اور والدین کی فرمانبردار ہوں۔ شرم و حیا آپ کا زیور ہو۔ اسلام کے تمام احکام کو دل و جان سے ماننے والی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام نصائح پر عمل کرنے والی ہوں۔

آپ کے خطاب کے بعد معیارِ اوّل کا تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں پاکستان کے ۲۵ شہروں کی ۲۹ ناصرات نے حصہ لیا۔ اس معیار میں ۱۲ تا ۱۵ سال کی ہر بچی نے چار منٹ تک اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ عناوین مندرجہ ذیل تھے:۔

۱۔ سیرت حضرت اماں جانؓ
۲۔ محبتِ الٰہی
۳۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی اور ناصرات فرائض۔

منصفین کے فرائض محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ، امۃ النصیر ارشد اور محترمہ امۃ الحفیظ عابدہ صاحبہ نے سرانجام دیئے۔

۱۰ بج کر ۴۰ منٹ پر مقابلہ معیارِ دوم شروع ہوا جس میں ۲۶ شہروں کی ۳۳ ناصرات نے شرکت کی۔ معیارِ دوم میں ۸ تا ۱۱ سال کی ناصرات نے مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر کیں:۔

۱۔ ایفائے عہد
۲۔ سیدنا حضرت ابوبکرؓ
۳۔ نماز

منصفین کے فرائض محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ، محترمہ خالدہ مبارکہ صاحبہ اور محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ نے سرانجام دیئے

۱۲ بج کر ۳۵ منٹ پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات کے تقریری مقابلہ جات کے اختتام پر انعامات تقسیم فرمائے۔ حوصلہ افزائی کے لئے حصہ لینے والی تمام ناصرات کو بھی انعامات دیئے گئے۔

(باقی)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بیٹے عزیزم طارق منیر (آفیسر یو۔بی۔ایل) کا نکاح عزیزہ طلعت ثمینہ بنت مکرم سید منیر احمد صاحب ولد ڈاکٹر رشید احمد صاحب مرحوم کوئٹہ کے ہمراہ بعوض ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر ۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ کوئٹہ میں محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے نیک ثمرات کا موجب بنائے۔ آمین۔ (خاکسار (میجر ڈاکٹر) منیر احمد خالد دار النصر شرقی ربوہ حال کوئٹہ)

محترم کیپٹن (ریٹائرڈ) ملک خادم حسین صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم کیپٹن (ریٹائرڈ) ملک خادم حسین صاحب ۸ ؍نومبر ۱۹۷۷ء کو صبح چھ بجے سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں بعمر ۶۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ربوہ لایا گیا ۹ ؍نومبر کو صبح دس بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور نے دعا کرائی۔

محترم ملک صاحب مرحوم کو دسمبر ۱۹۲۶ء میں قبولِ حق کی توفیق ملی جس کے بعد آپ نے چندہ تحریک جدید کے دفتر اوّل کے گذشتہ تمام سالوں کا چندہ یکمشت ادا کیا۔ ۱۹۵۳ء میں فوجی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ہجرت کر کے ربوہ آ بسے۔ یہاں پر آپ کو پہلے ناظر امور عامہ کے طور پر اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے عہدہ پر کام کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ آپ کو سلسلہ کی علمی خدمت کرنے کا بھی موقع ملا چنانچہ آپ نے مرکزِ سلسلہ ربوہ کے قیام کی باتصویر تاریخ کتابی صورت میں تیار کر کے شائع کی۔ شعر بھی کہتے تھے اور اس صلاحیت کو بھی آپ نے خدمتِ دین کے لئے استعمال کیا۔ آپ کے اشعار کا مجموعہ دیوانِ خادم کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

آپ نے اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ (بنت محترم بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی) کے علاوہ تین بیٹیاں (جن میں سے دو شادی شدہ ہیں) اور تین بیٹے اختر حسین صاحب کینیڈا، ریاض حسین صاحب اور افضل حسین صاحب (کینیڈا) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب مرحوم کی مغفرت کرے اور بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

ولادت

میرے خالہ زاد بھائی مکرم سعید احمد صاحب سہیل (سہیل برائٹ ہاؤس رحمت بازار ربوہ) کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۱؍۵ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ناصر آف فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(منور احمد شاہد ۔ جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ)

ملتان کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ

جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان ۔ فون ۳۸۸۳

درخواستِ دعا

خاکسار گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے ایک حادثہ کی وجہ سے صاحبِ فراش ہے ویسے پہلے سے کافی حد تک آرام ہے۔ قارئین کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے صحتِ کاملہ سے نوازے۔ آمین۔

(منظور احمد ملتان ریڈیو راولپنڈی)